# تعارفِ قرآن وحدیث

## تعارفِ قرآنِ مجید

### قرآن مجید کی تعریف:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو آخری پیغمبر حضرت محمدِ مصطفی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر تیئیس سال کی مدت میں آہستہ آہستہ، حالات وضرورت کے پیشِ نظر نازل ہوتی رہی۔ یہ نہایت ہی پاکیزہ اور مقدس کتاب ہے۔ جس میں سب انسانوں کے لیے ہدایت کا پیغام ہے۔ قرآن کے علاوہ بھی چند دیگر آسمانی کتابیں ہیں جو پہلے زمانے میں رسولوں پر نازل ہوئیں مثلاً تورات، زبور اور انجیل۔ اس کے علاوہ صحیفے بھی ہیں جو دوسرے انبیا پر نازل ہوئے۔ سب آسمانی کتابوں میں بنیادی تعلیمات مثلاً توحید، شرک، اخلاق وعبادات سے متعلق احکامات مشترک رہے ہیں۔ مگر وہ تمام سابقہ کتابیں ایک خاص دور کے لیے تھیں۔ یہ چونکہ پوری دنیائے انسانیت کے لیے نہ تھیں، اس لیے ان کے اکثر احکام بھی ایک خاص وقت کے لیے تھے۔ جو دوسرے زمانے کے لیے قابلِ عمل نہ تھے۔ مگر قرآنِ مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتی ہے اور اس کی یہ رہنمائی کسی خاص وقت اور قوم کے لیے نہیں، بلکہ قیامت تک کی تمام دنیائے انسانیت کے لیے ہے۔ قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی آخری کتاب ہے اس کے بعد کسی دوسری کتاب کے نزول کی کوئی گنجائش نہیں۔

### قرآنِ مجید کے اسماء:

قرآنِ مجید کے اسماء کے بارے میں علماء کے کئی اقوال ہیں جن میں سے ''کتاب البرہان'' کا بیان بھی ہے کہ قرآن کریم کے پچپن نام ایسے ہیں جو خود آیاتِ قرآنیہ سے ماخوذ ہیں۔ ان میں سے چند اسماء مبارک درج ذیل فہرست میں مذکور ہیں۔

1۔ الکتاب : دنیا کی تمام کتابوں میں ''کتاب'' کہلانے کا مستحق قرآن مجید ہی ہے۔
2۔ الفرقان : سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔
3۔ نور : روشنی اور ہدایت دکھانے والی کتاب۔
4۔ شفاء : روحانی شفاء اور پیغامِ صحت کی کتاب۔
5۔ تذکرہ : عبرت ونصیحت کا سامان رکھنے والی کتاب۔
6۔ العلم : یہ کتاب سراپا علم ومعرفت ہے۔
7۔ البیان : اس کتاب کی ہر تعلیم وضاحت سے پیش کی جاتی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی چند صفات کا بھی بیان فرمایا ہے۔ مثلاً

حکیم : حکمت والا۔ مجید : بزرگ۔ مبارک : بابرکت۔
العزیز : زبردست عزت والا۔ مبین : ہدایت کو واضح کرنے والا۔ کریم : کرامت اور بزرگی والا۔

Web Version of PCTB Textbook

اس کتاب کی خوبیوں کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ اس کے مضامین و مطالب کی کوئی حد نہیں۔ کوئی شخص بھی جس کے دل میں ہدایت کی سچی تڑپ ہو وہ اپنے فہم کے مطابق اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

## قرآن مجید کا نزول:

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی عمر جب چالیس سال کی تھی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ عمر کے اس حصے میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ زیادہ تر تنہائی میں رہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ عبادت کی خاطر غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔ ایک بار جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ غار میں مصروفِ عبادت تھے تو اچانک جبریلِ امین غار کے دہانے پر تشریف لائے اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پڑھیے' آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میں پڑھا لکھا نہیں۔ تین بار یہی سوال و جواب ہوتا رہا۔ چوتھی بار جبریل امین علیہ السّلام نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو پکڑ کر دبایا اور چھوڑ دیا اس کے بعد سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات پڑھیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ (سورۃ العلق: 1 تا 5)

ترجمہ: آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) اپنے ربّ کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) پڑھیے اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) کا ربّ بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

وحی کی ابتدا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر بوجھ ثابت ہوئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر کپکپی طاری ہوگئی، اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سیدھے اپنے گھر تشریف لے آئے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو سارا واقعہ سنایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت شعار زوجہ محترمہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اِن الفاظ میں تسلی دی۔ ''آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ ہرگز ناکام نہ کرے گا۔ آپ رشتہ داروں کو باہم جوڑتے ہیں۔ آپ لوگوں کی مشکلات کا بوجھ برداشت کرتے ہیں۔ آپ فقیروں کو مال عطا کرتے ہیں اور مہمان نواز ہیں'' حقیقت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ ہم سب مسلمانوں کے لیے درس کا کام دیتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی ان خوبیوں کو اختیار کرے تو اسے یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے عملی زندگی میں ناکام نہیں کرے گا بلکہ اسے مشکلات سے نجات دے گا۔

## قرآنِ مجید کی سورتوں کی خصوصیات

### (ا) مکی سورتوں کی خصوصیات:

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مکے میں تیرہ سال گزارے اس دوران آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو بے حد مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا' کیونکہ اپنے جانے پہچانے لوگ جن سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو امید تھی کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دعوت سن کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لائیں گے' بیگانے ہو گئے۔ انھیں توحید کی دعوت سننا گوارا نہ تھا اس لیے کہ وہ شرک کی بیماری میں مبتلا تھے۔ انھوں نے نہایت سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دعوتِ حق کو نہیں مانیں گے' اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مخالفت' جس قدر ان سے ہو سکے گی کریں گے۔ چنانچہ اس مخالفت میں وہ لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی راہ میں کانٹے بچھاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جب

Web Version of PCTB Textbook

قرآن پڑھتے تو درمیان میں چیختے چلّاتے تاکہ لوگ قرآن نہ سُن سکیں۔ جو اللہ کے بندے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لاتے تھے انھیں مارتے پیٹتے۔ یہ تیرہ سال کا زمانہ انتہائی مشکلات و مصائب کا زمانہ تھا۔ اس دور میں قرآن کا جو حصہ نازل ہوا اس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صبر کی تلقین کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی توحید و رسالت اور آخرت کے مضامین بھی بیان کیے گئے ہیں۔

مکہ معظمہ میں تیرہ سال گزارنے کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔

## (ب) مدنی سورتوں کی خصوصیات:

ہجرت کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب مدینے تشریف لائے تو صورتِ حال مختلف تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے قبل ہی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوتِ حق یہاں پہنچ گئی تھی۔ اور مدینے کے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ ہجرت کے بعد جب مسلمانوں کی ایک مختصر جماعت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رہنمائی میں مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ پہنچی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرین و انصار کی مدد سے ایک اسلامی ریاست قائم فرمائی۔ اس دوران نئی نئی ضروریات کے پیشِ نظر جو سورتیں اور آیات نازل ہوئیں ان میں معاشرتی، معاشی سیاسی قسم کے مسائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت، عدل و احسان کا حکم، تجارت میں لین دین کے احکام اور جہاد کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ عبادات میں روزہ، زکوٰۃ اور حج بھی فرض ہوا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ میں دس سال گزارے۔ اس دوران میں مختلف موقعوں پر قرآن مجید کی آیات اور سورتیں نازل ہوتی رہیں۔ اسی زمانے میں مسلمانوں کی کفار سے لڑائیاں بھی ہوئیں۔ سب سے پہلے جو لڑائی کفار سے ہوئی اُسے غزوۂ بدر کہتے ہیں، سب سے آخر میں غزوۂ تبوک کا واقعہ پیش آیا۔

## حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا آخری حج:

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دس ہجری میں آخری حج ادا کیا۔ جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ گذشتہ تیئیس سال کی مدت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا کام مکمل ہو گیا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھوں دین و شریعت کی تکمیل ہو گئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عملاً ایک اسلامی ریاست قائم کر کے مسلمانوں کی رہنمائی کا حق ادا کر دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس آخری حج کے دوران میدانِ عرفات میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو نہایت ضروری احکام اور نصیحتوں پر مشتمل ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ عنھم کی بہت بڑی تعداد کو مخاطب کر کے فرمایا۔

**اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ**؟ آگاہ رہو کیا میں نے دین کے احکام پہنچا دیئے؟ سب نے جواباً عرض کیا۔

**قَالُوْا نَعَمْ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ**

ترجمہ: وہ بولے ہاں حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آپ نے پیغام پہنچا دیا، امانت ادا کر دی، اور امت کو نصیحت فرما دی۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ خطبہ ظاہر کر رہا تھا کہ اب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنا کام مکمل کر کے دنیا کو چھوڑنے والے ہیں۔ اسی خاطر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں کو آخری بار خطاب فرمایا۔ اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہوئی جس میں دین کے مکمل ہونے کا اعلان تھا۔

**اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا** (سورۃ المائدۃ: 3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔

Web Version of PCTB Textbook

اس آیت کے نازل ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دنیا سے تشریف لے گئے۔ رحلت سے قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے امت کو قرآن مجید کے بارے میں خصوصی وصیت فرمائی کہ اسے میں تمھارے درمیان چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اسے مضبوطی سے پکڑنا۔ اس لحاظ سے ہم سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس آخری کتاب کے احترام کے ساتھ ساتھ اس کی ہدایات پر بھی عمل کریں۔

## قرآن مجید کی سورتیں اور آیات:

قرآن مجید ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے۔ اور ہر سورت جملوں پر مشتمل ہے جن کو آیات کا نام دیا گیا ہے' یہ آیت کی جمع ہے۔ آیت کے معنی نشانی کے ہیں۔ گویا ہر آیت اللہ تعالیٰ کے کسی ابدی قانون کے لیے ایک نشانی کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں سورۃ التوبۃ کے سوا ہر سورۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا ہوا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ البقرۃ سب سے بڑی اور سورۃ الکوثر سب سے چھوٹی ہے جس کی صرف تین آیات ہیں۔ سارے قرآن مجید کی سات منزلیں ہیں۔ یہ منزلیں اس لیے مقرر کی گئی ہیں تاکہ جو لوگ ہفتے میں قرآن ختم کرنا چاہیں ان کے لیے آسانی رہے۔

## قرآن مجید کی حفاظت:

قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾ (سورۃ الحجر: 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

اس آیت میں تین باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں: اول یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔ یعنی معمولی درجہ کی کتاب نہیں' بلکہ سب سے بلند و بالا ہستی نے' جو تمام قوتوں کا مالک ہے' انسانوں کی راہنمائی کے لیے اسے نازل فرمایا ہے۔

دوم یہ کتاب ذکر ہے۔ ذکر کے معنی نصیحت کے ہیں۔ یعنی یہ کتاب لوگوں کی نصیحت اور بھلائی کی خاطر نازل کی گئی ہے۔ تیسری بات یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے۔ یعنی اس کتاب کو قطع و برید اور تحریف سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ برخلاف دوسری آسمانی کتابوں کے کہ وہ تحریف کے عمل سے بچ نہیں سکیں۔ یہ حقیقت ہے کہ قرآن جس شان سے اترا ہے بغیر کسی تبدیلی کے اب بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ اگرچہ اس کے نازل ہونے کے بعد سے اس وقت تک بڑی مدت گزر چکی ہے اس کی زبان' فصاحت و بلاغت اور اصول و احکام اپنی جگہ قائم ہیں۔ مزید یہ کہ زمانہ کتنا ہی گزر جائے اور تقاضے اور ضروریات کتنی ہی بدل جائیں لیکن قرآن ہر زمانے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ سلطنتیں اور حکومتیں قرآن کو دبانے کی کتنی ہی کوشش کریں اس کی آواز دب نہیں سکتی۔ غرضیکہ حفاظتِ قرآن کا وعدۂ الٰہی ایسی صفائی اور حیرت انگیز طریقے سے پورا ہو کر رہا کہ اس کے مقابل بڑے بڑے مخالفوں کے سر نیچے ہو کر رہے۔ اپنے تو اپنے رہے' غیروں نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾ (سورۃ القیٰمۃ: 16-19)

ترجمہ: (اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ اس (قرآن) کے ساتھ اپنی زبان کو (اس لیے) حرکت نہ دیں تاکہ اسے جلد یاد کر لیں۔ بے شک (آپ کے سینہ میں) اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے (ذمّہ کرم) پر ہے۔ پھر جب ہم اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر اس (کے معانی) کا بیان کرنا بھی ہمارے (ذمّہ کرم) پر ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

خود حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کو یاد کرنے اور لکھنے کا اہتمام فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنھم کی بڑی تعداد حافظ قرآن تھی۔ اس کے علاوہ قرآن مجید پتھر کی سلوں، کھجور کے پتوں، اونٹ کے شانہ کی ہڈی پر مختلف اجزا کی صورت میں لکھا ہوا موجود تھا۔

## قرآن مجید کی ترتیب:

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب توقیفی ہے۔ یعنی خود حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حکم الٰہی کے مطابق اس کی ترتیب کا اہتمام فرمایا۔ جب کوئی سورت نازل ہوتی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود کاتبانِ وحی سے فرمایا کرتے تھے کہ اس سورت کو فلاں فلاں سورت کے شروع یا آخر میں درج کر دو۔ اور کبھی آیات نازل ہوتیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود فرمایا کرتے تھے ان کو فلاں فلاں سورت میں درج کر دو۔ ان باتوں کی موجودگی میں مسلمانوں کا ہمیشہ یہ عقیدہ رہا ہے کہ یہ ترتیب توقیفی ہے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کاتبانِ وحی میں چند حضرات صحابہ رضی اللہ عنھم کا ذکر ملتا ہے۔ جن میں خلفاء اربعہ بھی ہیں۔

## عہدِ صدیقی میں قرآن مجید کی جمع و تدوین:

حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات مبارکہ میں اگرچہ قرآن حکیم پوری ایک کتاب کی صورت میں نہ تھا۔ بلکہ مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔ اسے ایک کتاب کی صورت میں مدوّن کرنے کی ضرورت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں مسلمانوں کی جنگ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ چنانچہ اس کی سرکوبی کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا جس میں اکثر حفاظ قرآن بھی تھے۔ اس جنگ میں بیشتر حفاظِ قرآن شہید ہوئے۔ اگرچہ مسلمانوں کو فتح ہوئی تاہم مرکزِ خلافت میں اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں حفاظِ قرآن کے شہید ہو جانے سے قرآن مجید ضائع نہ ہو جائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی تدوین کا کام مشہور قاری و حافظ صحابی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا جو عہدِ رسالت میں اکثر و بیشتر کتابتِ وحی کی خدمت انجام دیا کرتے تھے جس کو انھوں نے نہایت محنت سے بڑی خوبی کے ساتھ تکمیل کو پہنچا دیا۔ پھر قرآن کریم کا یہ نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور آپ کی وفات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا کی تحویل میں آ گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ام المومنین رضی اللہ عنھا سے اس مصحف کو منگوا کر اس کی متعدد نقلیں اپنی نگرانی میں تیار کرائیں اور تمام قلمرَو خلافت میں اس کے نسخے بھجوا دیئے۔

## قرآنِ مجید کا اندازِ بیان:

قرآنِ مجید کا اندازِ بیان بے حد پیارا اور دلکش ہے۔ جب یہ پڑھا جاتا ہے تو ہر کوئی سننے کے لیے اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اس کلام میں بلا کی تاثیر ہے۔ دل کی گہرائیوں میں اترتا ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں بے شمار معانی و مطالب پوشیدہ ہیں۔ اسی خاطر شروع سے تفسیر کرنے والوں نے، اس کی تفسیر لکھنے میں عمریں خرچ کر ڈالیں اور یہ سلسلہ برابر چلتا جا رہا ہے۔ قرآن کا اندازِ بیان دنیا کی تمام دوسری کتابوں سے بالکل جدا ہے۔ یہ براہِ راست انسان کو خطاب کرتا ہے۔ اور اسے سیدھی راہ کی طرف بلاتا ہے۔ یہ کتاب ہر قسم کی خامیوں سے پاک سمجھی گئی ہے اور اس کی تلاوت شروع سے مسلمان کثرت سے کرتے آئے ہیں۔ یہ دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا برحق کلام ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔

Web Version of PCTB Textbook

## قرآن مجید کی خوبیاں:

قرآن مجید میں ایسی خوبیاں موجود ہیں جن کے سبب یہ کتاب زندہ جاوید بن گئی ہے۔ اگرچہ ان تمام خوبیوں کا شمار ناممکن اور محال ہے۔ تاہم چند خوبیوں کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:

1۔ قرآن مجید ایک سچی کتاب ہے۔ اس کی دعوت اور پیغام بھی سچائی سے بھرپور ہے۔ اس کے دلائل نہایت مضبوط اور مستحکم ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾ (سورۃ ھود:1)

ترجمہ: الر۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی آیات (دلائل سے) پختہ کی گئی ہیں پھر تفصیل سے بیان کی گئی ہیں ایک بڑی حکمت والے (اور) بڑے باخبر کی طرف سے۔

چونکہ دلائل نہایت مضبوط ہیں اور سچائی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اس لیے تضاد سے پاک ہیں۔ اس کے مضامین میں ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ (سورۃ النّساء:82)

ترجمہ: تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً وہ اس میں بہت اختلاف پاتے۔

2۔ اس کتاب نے ان افراد اور اقوام کی کامیابی کی ضمانت دی ہے، جو سچے دل سے اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے لیے یہ کتاب اس جہان میں بھی شرف و امتیاز کا وعدہ کرتی ہے۔ اس حقیقت کو رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کتنی ہی قوموں کو بلندی بخشے گا، اور کتنوں کو پست کرے گا۔'' (صحیح مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کو ہی لیجیے اس کتابِ ہدایت کا اثر تھا جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کو یکسر بدل دیا۔ وہ عمر رضی اللہ عنہ جو اپنے باپ خطاب کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور ان کے باپ انھیں جھڑکا کرتے تھے۔ یہ قوت و عزم میں قریش کے متوسط لوگوں میں سے تھے۔ یہ وہی عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اسلام قبول کر لینے کے بعد تمام عالم کو اپنی عظمت و صلاحیت سے متحیر کر دیتے ہیں اور قیصر و کسریٰ کو تاج و تخت سے محروم کر دیتے ہیں اور اُن کے مقابل ایک ایسی اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالتے ہیں جو دونوں حکومتوں پر حاوی ہے۔ تدبیرِ سلطنت میں ہمیشہ کے لیے وہ رہنما اصول مقرر کرتے ہیں، جن پر ساری دنیا فخر کرتی ہے۔ اتنی بڑی سلطنت کے سربراہ ہونے کے باوجود ورع و تقویٰ میں بے مثل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص جس قدر اس کتاب کے قریب ہوگا اسی قدر اسے شرف و امتیاز نصیب ہوگا اور اس کے مقابل جو شخص جس قدر اس کتاب کی تعلیمات سے روگردانی کرے گا اسی قدر وہ ذلت و خواری کا شکار ہوگا۔ علامہ اقبالؒ نے اپنی مشہور نظم ''شکوہ'' میں مسلمانوں کی موجودہ ذلت و خواری کا اس طرح سے نقشہ کھینچا ہے:

کیوں مسلمانوں میں ہے دولتِ دنیا نایاب
تیری قدرت تو ہے وہ جس کی نہ حد ہے نہ حساب
تو جو چاہے تو اٹھے سینۂ صحرا سے حباب
رہرو دشت ہو سیلی زدۂ موج سراب

طعنِ اغیار ہے، رُسوائی ہے ناداری ہے
کیا تیرے نام پر مرنے کا عوض خواری ہے؟

Web version of PCTB Textbook

اس کے بعد علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے "جوابِ شکوہ" میں مسلمانوں کی پستی کی وجہ خود ہی یوں بیان فرمائی ہے:

ہر کوئی مست مئے ذوقِ تن آسانی ہے
تم مسلماں ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟
حیدریؓ فقر ہے، نے دولتِ عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟
وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

ان اشعار میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد سبب قرآن سے علیحدگی کو قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آج بھی مسلمان مل کر قرآن کی راہ پر چلیں تو وہ عزت و شرافت یقیناً آج بھی انھیں نصیب ہو سکتی ہے۔

3۔ تربیت و تزکیہ کے لحاظ سے اس کتاب میں بلا کی خوبی ہے۔ اس کی تربیت سے انسانی قلب و دماغ، جذبات و خواہشات، رجحانات و میلانات اور سیرت و کردار کا بخوبی تزکیہ ہوتا ہے، جس کی بدولت انسان اخلاقی فضائل اپنے اندر پیدا کرتا ہے اور پھر اس کی ہر بات دل میں اتر جاتی ہے۔ اس کی تلاوت سے جہاں قلب میں خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہے وہاں عزم و یقین کی دولت بھی نصیب ہوتی ہے۔

## قرآن مجید کی تاثیر:

قرآن مجید چونکہ کلامِ الٰہی ہے اس لیے اس میں پڑھنے والوں کے لیے بلا کی تاثیر رکھ دی گئی ہے۔ اس تاثیر کا اندازہ قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتا ہے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ (سورۃ الحشر: 21)

ترجمہ: اگر ہم اِس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب!) یقیناً تو اسے اللہ کے خوف سے جھک کر پاش پاش ہوتے ہوئے دیکھتا۔

یہ اسی تاثیر کا سبب ہے کہ ایک مومن اس کی تلاوت کے دوران ایک عجیب کیفیت اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ یہی دراصل ایمانی کیفیت ہے، جو تعلق باللہ میں استواری اور قرآنی تعلیمات کو اپنے اندر جذب کرنے کا باعث بنتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابہ رضی اللہ عنھم سے قرآن مجید سنتے اور اس موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر رقّت کی عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس بارے میں ایک حدیث ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مجھے فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں اوروں سے قرآن سننا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ میں سورۃ النساء پڑھنے لگا۔ جب میں اس آیت پر پہنچا۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾ (سورۃ النساء: 41)

ترجمہ: تو (اس دن) کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمّت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) ہم آپ کو اِن سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔



Web Version of PCTB Textbook

تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ اب بس کرو۔ میں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ قرآن کی تلاوت کے دوران صحابہ رضی اللہ عنھم کی کیا کیفیت ہوتی تھی۔ اس بارے میں مشہور مفسر ''ابن کثیر'' اپنی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں:

''وہ نہ چیختے تھے اور نہ تکلّفات سے کام لے کر کسی مصنوعی کیفیت کا مظاہرہ کرتے تھے، بلکہ وہ ثبات و سکون،
ادب و خشیت میں اس قدر ممتاز تھے کہ ان صفات میں ان کی کوئی برابری نہ کر سکا۔'' (تفسیر ابن کثیر جلد 4 صفحہ 51)

مومن کا دل تلاوتِ قرآن کے وقت جہاں کانپ اٹھتا ہے اس کے ساتھ اس کے دل میں سکون کی کیفیت بھی طاری ہوتی ہے۔ گویا بدن اور دل کے نرم پڑنے کا مطلب ہی سکون کا حاصل ہو جانا ہے، جو رحمت الٰہی کے نزول کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ تلاوتِ قرآن کے وقت سکون و رحمت کا نزول ہوتا ہے، اس لیے اس وقت رحمتِ الٰہی کا امیدوار بننے کے لیے قرآن مجید کو توجہ اور خاموشی سے سننے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۲۰۴ (سورۃ الاعراف:204)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم فرمایا جائے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار یہی لوگ ہیں جو قرآن مجید کو توجہ سے سنتے ہیں۔ تا کہ اس کے ذریعے ان کے دلوں میں اتر جائے۔

## تعارفِ حدیث

### حدیث کے معنیٰ:

قرآن کریم دین فطرت کی آخری اور مکمل کتاب ہے جو حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل کی گئی اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس کتاب کا مبلغ اور معلم بنا کر دنیا میں مبعوث کیا گیا۔ چنانچہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کتابِ الٰہی کو اول سے آخر تک لوگوں کو سنایا، لکھوایا، یاد کرایا اور بخوبی سمجھایا اور خود اس کے جملہ احکامات و تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر امت کو دکھایا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ حقیقت میں قرآن مجید کی قولی اور عملی تفسیر و تشریح ہے۔ اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے انھی اقوال اور احوال کا نام حدیث ہے۔ عربی زبان میں لفظ ''حدیث'' وہی مفہوم رکھتا ہے جو ہم اردو میں گفتگو کلام یا بات سے مراد لیتے ہیں چونکہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گفتگو اور بات کے ذریعے سے پیام الٰہی کو لوگوں تک پہنچاتے، اپنی تقریر اور بیان سے کتاب اللہ کی شرح کرتے اور خود اس پر عمل کر کے اس کو دکھلاتے تھے۔ اسی طرح جو چیزیں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ہوتیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کو دیکھ کر یا سن کر خاموش رہتے تو اسے بھی دین کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ اگر وہ امور منشاء دین کی منافی ہوتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یقیناً ان کی اصلاح کرتے یا منع فرماتے۔ اس لیے ان سب کے مجموعے کا نام احادیث قرار پایا۔

### حدیث کی دینی حیثیت:

حدیث شریف کا دین میں کیا درجہ ہے؟ اس کو ذہن نشین کرنے کے لیے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حسبِ ذیل حیثیات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، جن کو قرآن پاک نے نہایت صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

1۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ قدسی صفات میں ہر مومن کے لیے اُسوۂ حسنہ ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ (سورۃ الاحزاب: 21)

ترجمہ: یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے اُس کے لیے جو اللہ (سے ملاقات) اور یومِ آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

2۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع سب پر فرض ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ (سورۃ الاعراف: 158)

ترجمہ: تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہیں جو (خود بھی) اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

3۔ جو کچھ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دیں اس کو لینا اور جس چیز سے منع فرمائیں اس سے باز رہنا ضروری ہے۔

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھیں عطا فرمائیں تو اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اُس سے) رُک جاؤ۔

4۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (سورۃ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو۔

5۔ ہدایت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت سے وابستہ ہے۔

وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ (سورۃ النور: 54) ترجمہ: اور اگر تم اُن کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جس قدر امت کو ہدایتیں دیں، جو جو چیزیں ان سے بیان فرمائیں اور کتاب وحکمت کی تعلیم کے ذیل میں جو کچھ ارشاد فرمایا، جن چیزوں کو حلال اور جن کو حرام ٹھہرایا، باہمی معاملات وقضا میں جو کچھ فیصلہ فرمایا، ان سب کی حیثیت دینی اور تشریعی ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پوری زندگی امت کے لیے بہترین نمونۂ عمل ہے جس کی اتباع اور پیروی کا ہم کو حکم دیا گیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہر امتی پر فرض ہے جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حکم دیں اس کو بجا لانا اور جس سے منع کریں اس سے رک جانا، ہر مومن کے لیے لازم اور ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہی حقیقت میں حق تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں تصریح ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (سورۃ النساء: 80)

ترجمہ: جس نے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کی تو یقیناً اُسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کی بات ماننا فرض اور ضروری ہے اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بات ماننا بھی لازمی اور حتمی ہے۔ ظاہر ہے کہ جملہ احکامِ دین کے متعلق کلی احکام قرآن مجید میں موجود ہیں۔ لیکن ان احکام کی تشریح، ان کی جزئیات کی تفصیل اور ان کی عملی تشکیل رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال واعمال اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے احوال کے جانے بغیر ناممکن اور محال ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

## حدیث کی حفاظت:

قرآن مجید جو دین کی تمام بنیادی تعلیمات پر مشتمل اور جملہ عقائد و احکام کے متعلق کلی ہدایات کا حامل ہے۔ اس کا ہر لفظ لوگوں نے زبانی یاد کیا۔ مزید احتیاط کے لیے معتبر کاتبوں سے خود رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اس کو لکھوا لیا۔ حدیث شریف جو شرعِ اسلامی کی تمام اعتقادی اور عملی تفصیلات پر حاوی ہے۔ اس کا قولی حصہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی قومی عادت اور رواج کے مطابق اس سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ اپنے حافظہ میں رکھا کہ جس اہتمام کے ساتھ وہ اس سے پہلے اپنے خطیبوں کے خطبے، شاعروں کے قصیدے اور حکماء کے مقولے یاد رکھا کرتے تھے اور اس کے عملی حصے کے مطابق فوراً عمل کرنا شروع کر دیا گیا۔

خود حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بھی متعدد مواقع پر ضروری احکام و ہدایات کو قلم بند کروایا۔ ان تحریروں اور نوشتوں کا ذکر معتبر کتب حدیث میں محفوظ ہے۔ لیکن ان کے علاوہ مختلف قبائل کو تحریری ہدایات، خطوط کے جوابات، مدینہ منورہ کی مردم شماری کے کاغذات، سلاطینِ وقت اور مشہور فرمانرواؤں کے نام اسلام کے دعوت نامے، معاہدات، امان نامے، اور اس قسم کی بہت سی متفرق تحریرات تھیں جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے وقتاً فوقتاً قلم بند کروائیں۔ مشہور ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد مدینہ میں بہت سے مسلمانوں نے لکھنا بھی سیکھ لیا اور پھر کتابتِ حدیث کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اگرچہ عرب کی قوم اسلام سے پہلے اَن پڑھ تھی اور ان میں کسی قسم کا تعلیم کا رواج نہ تھا لیکن ایمان اور اسلام کی بدولت صحابہؓ میں یہ شوق پیدا ہو گیا اور ان میں بہت سے حضرات ایسے تھے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زبان مبارک سے جو کچھ سنتے تھے حفظ کرنے کے ارادے سے قلم بند کر لیتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی احادیث کو یاد کرنے اور جمع کرنے کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے۔ ان کے پیش نظر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا یہ ارشاد رہا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے میری حدیث کو سنا پھر اس کو یاد کیا پھر اسی طرح آگے پہنچایا جس طرح کہ سنا تھا'' (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

## تدوین حدیث:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ بعض صحابہؓ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی میں حدیثیں لکھی تھیں۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ خود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بھی بہت سے احکام و ہدایات کو قلم بند کروایا۔ یہ حقیقت خوب واضح ہے کہ تدوین کا آغاز عہد رسالت ہی میں ہو گیا تھا نہ کہ دوسری صدی ہجری میں جیسا کہ مستشرقین کہتے ہیں۔ اسلام کے ابتدائی عہد میں احادیث نبویہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر مشتمل جو صحیفے لکھے گئے ہمارے پاس ان کا تاریخی ثبوت موجود ہے۔ ان صحیفوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا صحیفہ صادقہ بہت مشہور ہے۔ اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا صحیفہ بھی تھا۔ جس میں بہت سے احکام و مسائل درج تھے مگر اس سلسلے میں سب سے بڑی اہمیت صحیفہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کے عزیز شاگرد حضرت ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ یہ صحیفہ تدوین حدیث کے سلسلہ میں اس لیے اہمیت کا حامل ہے کہ یہ تمام و کمال اسی طرح ہم تک پہنچ گیا ہے جس طرح ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور پھر اس کو مرتّب کیا تھا۔ اس صحیفہ کی کھوج کھاج اس طرح نکالی گئی کہ چند سال پہلے دو مخطوطے دستیاب ہوئے۔ ایک برلن میں اور دوسرا دمشق میں جن میں کوئی بھی فرق نہ تھا۔ جبکہ یہ صحیفہ مُسند امام احمد میں مکمل طور پر محفوظ ہے۔ نیز اس کی بیشتر احادیث صحیح بخاری کے متعلقہ ابواب میں موجود ہیں۔ اسی طریقہ سے عصر حاضر کی تحقیقات نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے متعدد خطوط



Web Version of PCTB Textbook

وثائق منکشف کر دیے ہیں جن میں مقوقسِ مصر اور نجاشی کے نام لکھے گئے دعوت نامے مشہور ہیں۔

## تدوینِ حدیث کا دورِ ثانی:

بہر حال یہ ایک واقعہ ہے کہ پہلی صدی ہجری میں تدوینِ حدیث کا آغاز ہوا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عام طور پر اہل عرب جو ہر چیز کو زبانی یاد رکھنے کے عادی تھے۔ انھیں لکھنا بڑا گراں گزرتا تھا۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ عربوں کا حافظہ فطرتاً نہایت قوی تھا۔ اور وہ جو کچھ لکھتے تھے اس سے مقصود صرف اس کو ازبر کرنا ہوتا تھا۔ ابھی صدی ختم نہ ہونے پائی تھی اور صحابہ کرامؓ دنیا سے رخصت ہو رہے تھے کہ سن 99 ہجری میں جب خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ متبرک صحابہؓ سے دنیا خالی ہو رہی ہے تو آپ کو اندیشہ ہوا کہ ان حفاظ اہل علم کے اٹھنے سے کہیں علوم حدیث نہ اٹھ جائیں۔ چنانچہ آپ نے فوراً تمام ممالک کے علماء کے نام ایک فرمان بھیجا کہ احادیث نبوی کو تلاش کر کے جمع کر لیا جائے۔ پس اس حکم کی تعمیل میں کوفہ کے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ کے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اور شام کے امام مکحول رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف وجود میں آئیں اور وہ اس عہدِ خلافت کی یادگار رہیں۔ اسی طرح پہلی صدی کے آخر میں کبار ائمہ تابعین نے جمع و تدوین حدیث میں بھرپور حصہ لیا۔

دوسری صدی ہجری میں اس سلسلے کو اتنی ترقی ہوئی کہ احادیثِ نبوی تو ایک طرف، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم کے آثار اور تابعین کے فتاویٰ اور اقوال تک، ایک ایک کر کے اس عہد کی تصانیف میں مرتّب و مدوّن کر لیے گئے۔ ان تصانیف میں سب سے نامور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''الآثار''، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ''موطا'' اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ''جامع'' ہیں۔ اس صدی میں فقہ حنفی، اور فقہ مالکی کی تدوین ان احادیث و آثار کی روشنی میں مکمل ہوئی کہ جس پر صحابہ رضی اللہ عنھم اور تابعین کا عمل در آمد چلا آتا تھا۔

## تدوین حدیث کا دورِ ثالث:

تیسری صدی ہجری میں علم حدیث کا ایک شعبہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ محدثین نے طلبِ حدیث میں دنیاء اسلام کا گوشہ گوشہ چھان مارا اور تمام منتشر و بکھری روایات یکجا کیں۔ مُستند احادیث علیحدہ کی گئیں۔ صحتِ سند کا التزام کیا گیا۔ اسماء الرجال کی تدوین ہوئی۔ جرح و تعدیل کا مستقل فن بن گیا۔ اسی دور میں ''صحاحِ ستہ'' جیسی بیش بہا کتابیں تصنیف ہوئیں۔

## صحاحِ ستہ:

احادیث کی چھ صحیح ترین کتابوں کو صحاحِ ستہ کہتے ہیں۔ صحاحِ ستہ اور ان کے مؤلفین کی فہرست درج ذیل ہے:

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ صحیح بخاری: | امام ابوعبداللہ محمد ابن اسمٰعیل بخاریؒ | (ف 256 ہجری) |
| 2۔ صحیح مسلم: | امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیریؒ | (ف 261 ہجری) |
| 3۔ جامع الترمذی: | امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذیؒ | (ف 279 ہجری) |
| 4۔ سُنن ابی داؤد: | امام ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ | (ف 275 ہجری) |
| 5۔ سُنن النسائی: | امام ابوعبدالرحمن احمد بن علی النسائیؒ | (ف 303 ہجری) |
| 6۔ سُنن ابنِ ماجہ: | امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینیؒ | (ف 273 ہجری) |

Web Version of PCTB Textbook

**اصول اربعہ:**

مندرجہ ذیل چار کتابیں فقہ جعفریہ کے مستند ترین ذخائرِ حدیث ہیں:

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ الکافی۔ | ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینیؒ | (ف 339 ہجری) |
| 2۔ من لا یحضرہ الفقیہ۔ | ابوجعفر محمد علی بن بابویہ قمیؒ | (ف 381 ہجری) |
| 3۔ الاستبصار۔ | ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسیؒ | (ف 460 ہجری) |
| 4۔ تہذیب الاحکام۔ | ابوجعفر محمد بن الحسن الطّوسیؒ | (ف 460 ہجری) |

## منتخب آیات

1۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۱﴾ (سورۃ الاحزاب: 71-70)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور بالکل سیدھی (سچی) بات کہو۔ وہ (اللہ) تمھارے لیے تمھارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا اور جو اللہ اور اُس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے بہت عظیم کامیابی حاصل کی۔

**تشریح:**

ان آیات کے شروع میں دو باتوں یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور درست بات کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تقویٰ کے معنی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے دین و شریعت کے احکام کی بجا آوری ہے۔ دوسری تاکید یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ درست بات کہے۔ جھوٹ وغیرہ کا اس میں احتمال نہ ہو۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمھارے اعمال درست کر دے گا اور اس کے ساتھ ہی آخرت کی مغفرت کا وعدہ بھی فرمایا گیا ہے۔

2۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب: 21)

ترجمہ: یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔

**تشریح:**

یہاں عام ضابطے کے طور پر مسلمانوں سے ارشاد فرمایا گیا کہ تمھیں اپنے تمام کاموں میں حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے۔ گویا حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سب مسلمانوں کے لیے نمونہ ہیں۔ جو شخص اپنی زندگی میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نمونہ بنا کر جس قدر محاسن اپنے اندر پیدا کرے گا، اسی قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو سکتا ہے۔ دنیا و آخرت کی تمام سعادتیں صرف آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات کی اتباع، اطاعت اور تقلید سے وابستہ کر دی گئی ہیں۔

3۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ (سورۃ آلِ عمران: 103)

ترجمہ: اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔

**تشریح:**

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی اس کے احکام پر عمل کرنے کا سب مسلمانوں کو حکم دیا گیا

Web Version of PCTB Textbook

ہے اور مسلمانوں میں تفرقہ بازی وغیرہ سے منع کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں تفرقہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام چھوڑ دیں۔ پھر عداوت، خود غرضی، حسد، کینہ اور بغض جیسی برائیاں پیدا ہو کر مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے کے خلاف کر دیتی ہیں۔ اور اس کے برعکس اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اپنا رہبر بنائیں اس کے احکام پر عمل کریں تو سب برائیوں کی جگہ محبت، دوستی، اخلاص، مروّت، ہمدردی جیسی بھلائیاں پیدا ہوں گی۔

4۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ (سورۃ الحجرات:13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو۔

## تشریح:

سیاق وسباق کے لحاظ سے آیت کا یہ ٹکڑا اس مقام پر وارد ہوا ہے جہاں مسلمانوں کو عیب جوئی اور طعن وتشنیع سے منع کیا گیا۔ بسا اوقات برائیوں کا ارتکاب آدمی اس وقت کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ لے اور دوسروں کو حقیر سمجھ لے۔ اس موقع پر ارشاد ربانی کا مقصد یہ ہے کہ انسان کا چھوٹا، بڑا یا معزز یا حقیر ہونا، ذات پات یا خاندان ونسب کی وجہ سے نہیں ہوتا، بلکہ قرآن کی زبان میں جو شخص جس قدر نیک خصلت، مئودب اور پرہیز گار ہے اسی قدر اللہ کے ہاں معزز ومکرم ہے۔ نسب کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ سب انسان آدم وحوا کی اولاد ہیں۔ اسی واسطے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا۔ ''کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں، سرخ کو سیاہ اور سیاہ کو سرخ پر فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے سبب''

5۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ (سورۃ اٰلِ عمران: 190)

ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

## تشریح:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیوں کا ذکر فرما کر عقل مندوں کو اس جہان کے کارخانہ پر غور کرنے کی دعوت دی ہے، تا کہ اس غور وفکر سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ان کے لیے آسان ہو جائے، قرآن غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن غور وفکر ایسا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہو۔ اس کے برعکس ایسا غور وفکر جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ سے دوری ہو اور انسان یہ سمجھ لے کہ اس جہان کا کارخانہ خود ہی چل رہا ہے۔ ایسے لوگ قرآن کی زبان میں عقلمند نہیں، بلکہ عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی یقین کرے کہ یہ سارا مربوط ومنظّم سلسلہ ضرور کسی ایک مختارِ کل اور قادرِ مطلق فرمانروا کے ہاتھوں میں ہے جس نے اپنی عظیم قدرت واختیار سے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کی حد بندی کر دی ہے۔ کسی چیز کی مجال نہیں کہ اپنے دائرۂ عمل سے باہر قدم نکال سکے۔

6۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (سورۃ اٰلِ عمران:92)

ترجمہ: تم (کامل) نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم اُس میں سے خرچ نہ کرو جو تم محبوب رکھتے ہو۔

Web Version of PCTB Textbook

## تشریح:

عموماً انسان مال و دولت سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ اس محبت کو کمزور کرنے کے لیے قرآن نے یہ رہنمائی فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر مال و دولت میں سے پیاری چیز اس کی راہ میں خرچ کرو تا کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے اور اس کے ساتھ ہی یہ یقین پیدا ہو کہ مال و دولت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے، اسی کی راہ میں خرچ ہونی چاہیے۔

جاہلیت میں لوگ عام طور پر اپنی ذاتی شہرت اور بڑائی کے لیے مال خرچ کرتے اور اس پر فخر کرتے تھے۔ قرآن مجید نے جہاں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تعلیم دی ہے وہاں ذاتی اغراض کے تمام پہلو رد کر دیے ہیں۔

7۔ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سورۃ الحشر:7)

ترجمہ: اور جو کچھ رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھیں عطا فرمائیں تو اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اُس سے) رُک جاؤ۔

## تشریح:

آیت کا مفہوم عام ہے۔ یعنی حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جو کام کرنے کو فرمائیں فوراً کر دو۔ اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ یعنی ہر عمل اور ارشاد میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیل ہونی چاہیے۔ گویا اس آیت میں صحیح اسلامی زندگی گزارنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جو کچھ فرماتے ہیں وہ برحق ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے احکام بیان فرماتے ہیں اور خود عمل کرتے ہیں۔

8۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (سورۃ العنکبوت:45)

ترجمہ: بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے۔

## تشریح:

آیتِ بالا کے اس ٹکڑے نے واضح کیا ہے کہ نماز میں ایسی خوبی ضرور ہے جس کے سبب نمازی بے حیائی اور برائی سے بچ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب جسمانی بیماری کی تشخیص ہو جائے اور اس کے لیے مناسب دوا بھی تجویز ہو تو دوا ضرور اثر دکھاتی ہے۔ بشرطیکہ بیمار کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کرے جو اس دوا کی تاثیر کے خلاف ہو۔ اس اعتبار سے واقعی نماز بھی قوی التاثیر ہے۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ نماز کے اندر چند ایسی خوبیاں ہیں جن کی موجودگی میں آدمی کے لیے جو واقعی نماز خلوص سے پڑھتا ہو ممکن نہیں کہ بے حیائی اور برائی کی طرف جھکے۔

9۔ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ (سورۃ الانعام:164)

ترجمہ: اور جو کوئی گناہ کرتا ہے سو وہ اس کے ذمہ ہے اور بوجھ نہ اٹھائے گا ایک شخص دوسرے کا۔

**تشریح:** اور ہر نفس جو کچھ کماتا ہے (اس کی ذمہ داری) اسی پر ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔

قرآنِ مجید کا دعویٰ ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے جو شخص جیسے اعمال کرے گا اچھے ہوں یا برے، اس کے مطابق جزا و سزا پائے گا۔ گویا اچھے اعمال کی اچھی جزا اور برے اعمال کی بری سزا۔

Web Version of PCTB Textbook

10۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (سورۃ النّحل:90)

ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا۔

## تشریح:

آیت کے اس حصہ میں عدل واحسان کا حکم دیا گیا ہے۔ عدل کے معنی انصاف کے ہیں یعنی کسی کو اس کا پورا حق ادا کرنا، اور احسان یہ ہے کہ کسی سے اس کے حق سے بڑھ کر مروّت اور نیکی کرنا، اس آیت میں جہاں لین دین کے معاملے میں انصاف کرنے کا حکم موجود ہے وہاں سب عقائد، اخلاق اور اعمال کے معاملے میں بھی انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔ اس پوری آیت میں تمام بھلائیوں کو جمع کیا گیا ہے۔ اس لیے اس آیت کی جامعیت کے پیش نظر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کو خطبہ جمعہ کے آخر میں شامل کر دیا تھا۔ جو آج تک جمعہ کے روز خطبہ کے آخر میں پڑھا جاتا ہے۔

11۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹ (سورۃ الحجر:9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

## تشریح:

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود ہی وعدہ فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود اس کتاب کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے اور ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ ( اِنْ شَآءَ اللّٰه )

12۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (سورۃ البقرۃ:183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے۔

## تشریح:

اس آیت مقدسہ میں روزے کا فرض ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو پہلی امتوں پر بھی فرض رہی ہے۔ روزہ سے انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ روزہ گناہوں سے بچنے کا عمدہ طریقہ ہے۔ یہ انسانی طبیعت میں نیکی کرنے کا ذوق پیدا کرتا ہے اور گناہوں سے نفرت پیدا کرتا ہے۔ اس لیے یہ اہلِ ایمان پر فرض کیا گیا ہے۔

روزہ ارکانِ اسلام میں ایک اہم رکن ہے۔ ہر سال رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ روزہ صبر سکھاتا ہے جو قربتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

# منتخب احادیث

1۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ، وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی (بخاری۔مُسلم۔ابوداؤد۔نسائی۔ابن ماجہ۔اصول کافی)(بالفاظ مختلف)

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔اور بے شک انسان وہی کچھ پائے گا جو اس نے نیت کی ہوگی۔

2۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ (موطا امام مالک)

ترجمہ:۔ بے شک مجھے اس خاطر رسول بنا کر بھیجا گیا ہے تاکہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کروں۔

3۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری۔مسلم)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین
اور اولاد سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہوجاؤں۔

4۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

(بخاری۔ترمذی۔نسائی۔ابن ماجہ۔سنن دارمی۔مسند احمد بن حنبل۔اصول کافی بالمعنی)

ترجمہ: تم میں سے کوئی ایک اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

5۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

(بخاری۔مسلم۔ابوداؤد۔ترمذی۔نسائی۔سنن دارمی۔مسند احمد بن حنبل۔اصول کافی)

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

6۔ لَا یَرْحَمُہُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ (مسلم۔ترمذی۔مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

7۔ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ (ابن ماجہ۔مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔اس کا خون اس کا مال اور اس کی عزت

8۔ مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (مسند احمد بن حنبل۔اصول کافی بالمعنی)

ترجمہ: جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوگا۔

9۔ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ

(بخاری۔ابوداؤد۔ترمذی۔ابن ماجہ۔مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں کسی راستہ پر لے جاتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

10۔ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ اِنِ اشْتَكٰى شَيْئًا مِّنْهُ اَلَمَ ذٰلِكَ فِىْ سَآئِرِ جَسَدِهٖ
(مسلم۔ترمذی۔مسند احمد بن حنبل۔اصول کافی)

ترجمہ: ہر مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔جیسے ایک جسم' اگر اس جسم کا کوئی حصہ بھی تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ اپنے سارے جسم میں تکلیف محسوس کرے گا۔

11۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ (سیوطی)

ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہیں۔

12۔ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ (متفق علیہ)

ترجمہ: بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جھوٹ نافرمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

# سوالات

1۔ قرآن مجید کے اسماء کون کون سے ہیں؟ پہلی وحی کے نزول کا واقعہ تفصیلاً لکھئے۔

2۔ مکی اور مدنی سورتوں کی خصوصیات تحریر کریں۔

3۔ حجۃ الوداع کی تفصیل بیان کریں۔

4۔ مختصر نوٹ لکھیں:

(ا) قرآن مجید کی حفاظت۔

(ب) قرآن مجید کی ترتیب۔

5۔ درجِ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں:

(ا) عہدِ صدیقی میں قرآن مجید کی جمع و تدوین۔

(ب) قرآن کا اندازِ بیان۔

(ج) قرآنِ مجید کی خوبیاں

6۔ حدیث کے معنی بیان کریں۔ حدیث کی اپنی حیثیت کیا ہے؟

7۔ تدوینِ حدیث کے تینوں ادوار کا تفصیلی ذکر کریں۔

8۔ صحاحِ ستہ اور ان کے مؤلفین کے نام مع ان کے سن وفات لکھیں۔

9۔ اصولِ اربعہ اور ان کے مولفین کے نام مع ان کے سن وفات لکھیں۔

10۔ خطبہ جمعہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی شامل کردہ آیتِ قرآنی کی تشریح کیجئے۔

☆☆☆

Web Version of PCTB Textbook